09778

کیا فرماتے ہیں علماء کرام درجِ ذیل مسائل کے متعلق کہ

(۱) آجکل یہ بات بہت عام ہوگئی ہے کہ لوگ ایک دوسرے کو مختلف میسج بھیج کر اسکو آگے فرورڈ کرنے کی درخواست کرتے ہیں، بلکہ بعض اوقات اسکی فضیلت بھی بیان کرتے ہیں، یا وہ میسج کسی اچھی اور خیر کی بات پر مشتمل ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ان میسج کو فرورڈ کرنے کے لئے شریعت میں کوئی حد بندی ہے؟ یا مطلقاً اسکو فرورڈ کرنے کی اجازت ہے؟

(۲) آج کل لوگوں میں ڈیجیٹل موبائل اور دیگر جدید ذرائع سے ویڈیو گرافی (videography) کا استعمال بہت ہی زیادہ عام ہوگیا ہے اور لوگ اپنا شوق پورا کرنے کے لئے متبرک و مقدس مقامات مثلاً حرمین شریفین اور مساجد وغیرہ میں بھی ویڈیوز بنانے میں مصروف نظر آتے ہیں۔ بہت سے لوگ محض یادگار یا محض تفریحی مشاغل کے طور پر ویڈیو گرافی (videography) میں منہمک نظر آتے ہیں۔ اسکی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(۳) بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ چونکہ ڈیجیٹل عکس بندی یا ڈیجیٹل ویڈیوز کے جائز و ناجائز ہونے کے متعلق اہلِ فتویٰ حضرات کے نزدیک اختلاف ہے اس لئے اس کی گنجائش ہے، کیا یہ رائے درست ہے؟

عبد اللہ ہمایون، مدنی مسجد کراچی۔ فون نمبر: ۰۳۳۳۲۲۹۶۲۱۲

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۹۴۳/۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون ملهم الصواب

(۱) کوئی اچھی یا خیر کی بات دوسروں تک پہنچانے اور اسکی اشاعت و تبلیغ کے ذریعہ دوسروں کی اصلاح کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جائز ذرائع اور جائز طریقے اختیار کیے جائیں؛ کیونکہ دوسروں کی اصلاح یا نیکی کی بات دوسروں تک پہنچانے کے لئے ناجائز طریقہ اختیار کرنا یا خود کسی گناہ میں مبتلیٰ ہونا جائز نہیں۔

لہٰذا کوئی تحریری پیغام (میسیج)، آڈیو پیغام یا ویڈیو خواہ کتنی ہی نصیحت آموز باتوں پر مشتمل کیوں نہ ہو یا اس میں خواہ کتنی ہی نصیحت آموز اور عبرت آموز باتوں کی طرف دعوت دی گئی ہو۔ اگر اسکے اندر مندرجہ ذیل چیزیں پائی جائیں تو اس کو آگے بھیجنا، دوسروں کے ساتھ شیئر کرنا اور دوسروں کو آگے فارورڈ کرنا جائز نہیں۔ اگر کسی نے ایسا پیغام دوسروں کو بھیجا جو ناجائز یا گناہ کی باتوں پر مشتمل ہے تو اس پیغام کو بھیجنے کی وجہ بھیجنے والا نہ صرف گناہگار ہو گا بلکہ جب وہ شخص جسکو یہ بھیجا گیا اس گناہ میں مبتلیٰ ہو گا تو اسکے گناہ میں بھیجنے والا بھی برابر کا شریک ہو گا۔

وہ چیزیں درج ذیل ہیں:

(الف) ویڈیو پیغام نامحرم مرد یا نامحرم خواتین کی تصویر پر مشتمل ہو۔

(ب) پیغام (میسج) کسی کی غیبت پر یا کسی دوسرے گناہ کی بات پر مشتمل ہو۔

(ج) اس میں کسی کا مذاق اڑایا گیا ہو۔

(د) غیر مستند اور موضوع احادیث پر مشتمل ہو۔

(ہ) بطورِ حدیث کوئی بات بیان کی گئی ہو، مگر نہ اسکا مستند حوالہ ہو اور نہ مستند ہونے کا یقین ہو۔

یہ چند اصولی باتیں ہیں جنکی پابندی بہت ضروری ہے۔ ورنہ میسج فارورڈ کرنا جائز نہیں۔

(۲) اس بات میں واقعۃً کوئی شبہ نہیں ہے کہ آج کل لوگوں میں ڈیجیٹل کیمرہ، کیمرہ والے موبائل اور دیگر جدید ذرائع سے ڈیجیٹل منظر کشی، ڈیجیٹل عکس بندی اور ویڈیو گرافی کا استعمال بہت ہی زیادہ عام ہو گیا ہے اور لوگ تمام شرعی حدود کو پس پشت ڈالکر، بلکہ تمام شرعی حدود کو پامال کرتے ہوئے ناجائز، حرام اور مکروہ امور کی عکس بندی، اسکے لئے ناجائز طریقے کا ارتکاب اور محض اپنا شوق پورا کرنے کے لئے متبرک و مقدس مقامات کے تقدس اور آداب کو پامال کرتے ہوئے ویڈیوز بنانے میں مصروف نظر آتے ہیں۔ بلکہ کسی حاجت و ضرورت کے بغیر محض یادگار یا محض تفریحی مشاغل کے طور پر مقاماتِ مقدسہ میں عکس بندی اور ویڈیو گرافی میں مبتلیٰ نظر آتے ہیں۔

مساجد ہوں یا دیگر مقاماتِ مقدسہ ہر جگہ ویڈیوز اور منظر کشی کی بہتات نظر آتی ہے اور ویڈیوز کے شوقین لوگوں کو ان مقاماتِ مقدسہ کی حرمت و آداب کو پامال کرتے ہوئے دیکھا جاتا ہے، حالانکہ مساجد سمیت تمام مقدس مقامات سب کے سب اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ہیں اور قرآن کریم اور احادیثِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے شعائر کی تعظیم اور انکو بے حرمتی سے بچانے کی سختی سے تاکید کی گئی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے کہ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے شعائر (نشانیوں) کی بے حرمتی نہ کرو.........اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔ یعنی جن چیزوں کے ادب کا شریعت نے حکم دیا، یا جن چیزوں کے ادب کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ

نے کچھ احکام مقرر کیے ہیں ان احکام کی خلاف ورزی کر کے یا انکا تقدس پامال کر کے ان کی بے ادبی نہ کرو۔ نیز قرآن وحدیث کی رو سے مساجد کو صرف اللہ جل جلالہ کی عبادت اور ذکر وتسبیح کے لیے مختص کرنے کا حکم ہے۔ انہیں کسی دنیوی مقاصد یا تفریحی مشاغل کے لیے استعمال کرنے کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے۔[1] جبکہ کسی دینی یا دنیوی حاجت وضرورت کے بغیر محض اپنا شوق پورا کرنے کے لئے، یا محض تفریحی مشغلہ کے طور پر یا محض یادگار کے طور پر ویڈیوز بنانا ایک فعلِ عبث اور فضول کام ہے جس سے مساجد کو پاک رکھنے کا شرعاً تاکیدی حکم ہے۔ للذا ہر مسلمان پر ان باتوں کی پابندی لازم ہے۔

(۳) مذکور لوگوں کی بات درست نہیں کیونکہ مقدس مقامات کی حرمت واحترام کی پامالی یا ویڈیوز بنانے کے لئے کسی امرِ ناجائز یا ممنوعِ شرع کا ارتکاب ایسے امور ہیں جنکے ناجائز ہونے میں کسی بھی عالم دین کا اختلاف نہیں، بلکہ ان کا عدمِ جواز تمام اہلِ علم کے نزدیک متفق علیہ ہے اور انکا ناجائز ہونا واضح دلائلِ شرعیہ سے ثابت ہے۔ انکا ناجائز ہونا ڈیجیٹل تصویر کو تصویرِ محرم قرار دینے پر ہر گز موقوف نہیں۔ للذا یہ سمجھنا درست نہیں کہ چونکہ ڈیجیٹل عکس بندی یا ڈیجیٹل ویڈیوز اہلِ فتویٰ حضرات کے ہاں مختلف فیہ مسئلہ ہے اس لئے مقاماتِ مقدسہ کی حرمت کی پامالی کر کے حرمین شریفین میں بھی ویڈیوز بنانے کی گنجائش ہے!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ واللہ اعلم بالصواب

احقر شاہ محمد تفضل علی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲/صفر المظفر/۱۴۳۹ قمری

23/اکتوبر/2017/شمسی

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

مفتی دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۴/صفر المظفر/۱۴۳۹ قمری

25/اکتوبر/2017 شمسی